



ڈاکٹر زاہر حسین لائبریری

**DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY**

JAMIA MILLIA ISLAMIA  
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

CALL NO. 244 5923 168A1

Accession No. 130361





سجده ایستاد و پیشانی بر خاک نهاد  
 و گفت ای پادشاه منور و نورانی

ای پادشاه منور و نورانی  
 ای پادشاه منور و نورانی



ای پادشاه منور و نورانی  
 ای پادشاه منور و نورانی

ای پادشاه منور و نورانی  
 ای پادشاه منور و نورانی



## سری کنیش آئینہ

نثار بیگوتی باغ خنچ ہے	رہا شاعری بشن آں پر	جہ لب چہ زبانی ام کا فر	سے رم اکدم میں
مرد در گاسے شکستگی	امان آئی نہیں سے جانکی	بجز ارکے نندین بگوتی او	دہی کالی دی وگا دہی
وہی سیدی ہی سیدی گمان	سرخ و شیرازہ میں کار و فرماں	جہ لب چہ زبانی ام کا فر	احسان سری ستیا سہی
وہی ہر جہان کے گمانا	وہی ہرین و شکست و گنت نا	جہ لب چہ زبانی ام کا فر	ہما بیا اید یا اورید یا
وہ سب بیشخا جانکی ہن	بہت احم و خطاب جانکی ہن	نفاوت کچھ نہ سمجھا دل نیک	جہ لب چہ زبانی ام کا فر
مغز رام دی اکرام ستیا	وہیتا رام ہن اور ام ستیا	زبان ہرین وہ تو لکھی ہن	وہ قن ہن جلی جلی شعل ہن
جو دھل ہن تیرے لگی تر	وہ گور ہن پیش آں گور	وہ دانا ہن یہ سلا ہن	وہ گویا ہن گویا ہن گویا
سیا پت کو قدم گر سبھی	توسیتا کو قدم تر سبھی	طریق لازم و لازم یاں	کبھی شکستی ہر کس شورا گمان
جو کینچے شکست کو شکستی ہن	خونہن ہن نندین کتی بدن	غرض دور گرانا یہ ہے	اسی سب ہن ناک پناہیا

دوسری سے پہلا جانا بھوج وراج کا بالیک

سے جان نہیں رام گانام	سری رایت واسی شوکا	تو سہی	جہ لب چہ زبانی ام کا فر
-----------------------	--------------------	--------	-------------------------

بدریافت جملہ مکرر | بزرگوار اک نامہ فیضی | نیکے کا چلو گدھا



<p>کون کیں میرا آج آج اوسین سر کوکین چہ شہین کہ دل نہ فوسے شہین کھل باغ معانی چرخ گلہون کہ پیش پاسبین سوال اچھا کیا ہی آرزو باد کوئی فقرہ نہیں مطلب غالی ستاہوں اصبغوش محبت کہ پیش چہری ہر قدر گوہر بیان کرتا ہوں رام اوتار گدھا</p>	<p>دو غریب سے پہلے برہنہ ساتھ تیرے بھائی میاں چوس زلا شکر میں کل وہ سب میں ہی خوبی میں بھلا ایسے ہی بن دیکھو باب سامن کی کو بول بول شاہ کہتا ہے دیار سے زالی جو ہوں منہ میں ہر محبت کہ گم پسندای اہل عہد ادھیہا کے دوسرا</p>	<p>بہا لاکھی نگاہ ہر بانی میاں پر ہر کوئی ان کی قوت یہ دولت اس کے حصہ میں آئی راہی پاسبین کو گونگ سیر کر غلام آیا آپ پاس بیان کیجیو وہ سحر کلمات مخاطب کے سننے بادل یک راہ ایک میرا قافل زبان بند روز عاشقان عاشق بداند ادھیہا کے دوسرا</p>	<p>میرا ہر اہم ہر بانی کے ہر سو کو شہین خدا محبت وہ چاک فربانی ہر بانی نکر زبان ہر بانی رہیں ہی قندیل کی چہ شہین کشی سینہ ہو جو آفتاب بات ستاہوں نہیں ہی بہت کلمات کیا اسرا اندر آدک نے ہر چند تھیں مہر گے تو باقی صاحبین کشی ہی کلام اوتار کے دوسرا</p>
--	--	---	--

پیدہ ہونا راجہ امیر یک کا اور پیشیا کرنا جنگلیں اور بردار حاصل کرنا سریشی جی سے

<p>راہا ہر یک نام زمان ہو کشی ہر نام اک نام جو تا ان پر تا جب نام کا نام امرض کر روز تار و کا کاش</p>	<p>باب بالیک نکتہ آموز راہ کھر ویدان قاتمی نکتہ شری قاتمی شاہ کرد و امین گلغا</p>	<p>باب بالیک نکتہ آموز راہ کھر ویدان قاتمی نکتہ شری قاتمی شاہ کرد و امین گلغا</p>	<p>باب بالیک نکتہ آموز راہ کھر ویدان قاتمی نکتہ شری قاتمی شاہ کرد و امین گلغا</p>
---	---	---	---

کلاسیک شہر پروردگار  
 وراثت لایستی ای پروردگار  
 وہ ہوا عالم کو سب جہاں تاج  
 سجدہ ایوست آئی جو یکبار  
 خوشی سے اوکو دیکر کیا گئی  
 ہر طفل اک پسند ما پیدا  
 بلال اسکا گزرتے وہ ہر روز  
 بنا فرامند روئے زمین وہ  
 جو پیش نبوی میں چلے پایا  
 جنابش میں جی سر پرستے آئے  
 گر کو شکل ارباب بنایا  
 کہا مجھ کو سہری سر پرست کی کام  
 دوا دیکھ دل بیمار کو وہ  
 کہا جو ہر پس اسیم ہر باگ  
 یہ بخش ہر دل صدق معلقو  
 سو دین چکر غنائش نے لیک  
 دیکر جلوہ حسن عجائب

کہی خود بخش کے سر پروردگار  
 سعادت تادم آخر ہے تاج  
 میان جو رہا قلم ہے راج  
 ہوئی مست جی عشرت شہنشاہ  
 تبارع مطلب دل پاکھی و  
 دل شمس قمر و جوشیدہ  
 خجالت سے گشتا دل افروز  
 یہ آجا پر دست نشین وہ  
 برائے بندگی صحابین آیا  
 برائے امتحان شریف لک  
 تماشا حسن ترنگا دکھایا  
 سب طلب چاہش میں کیا نام  
 شفا بخشینکے جسم زار کو وہ  
 بر طلب بلکا جھکو برانگ  
 نہ فرس ہو کجی پادشاہ  
 یہ فرمایا زبانی بابل نیک  
 نظر سے ہو گئی شریف غائب

نہایت جوش و خروش پروردگار  
 عطا ہو کر اک نخل جویان  
 گرو گشت آئی ہر زمین کو  
 ریاضت کا پیر دل و شکل  
 پہلی یکبار شاخ نخل امید  
 طبع و صابر و شاکر نہر و  
 قضا کی اوکو والدہ لے قضا  
 کیا کاشا عالم کو آباد  
 ہزار و نسل تپ کر تار بادہ  
 جناب اندر کعبہ شہنشاہ  
 کہا ہم اندر میں عالم کو تاج  
 غرض مجھ کو ازین سے الوداع  
 قدم اس میں کعبہ شہنشاہ  
 گذارش اسنی تہنہ کر لک  
 بشم کے جو لکھن شہنشاہ  
 ستم سے ظلم سے جو غلبہ  
 سوئے کلا وعدہ آیا وہ تاج  
 بعد عدل کرم کرد لکھالج

بیان کر گیا ہر زمین  
 رہا ماہ خوش سے مطلق  
 بیسی ہر وہ یہ آپ کل میں  
 کہ پہل اک کاشی میں رہے کہا  
 محل سے رگبی وہ شہنشاہ  
 باسم اسیر یک نکتہ پرورد  
 بدن سے جابر سستی اودا تا  
 رعیت کو عدالت سے کر گشتا  
 کل حدت کا دم بہ تار بادہ  
 عجب ندانکی مورث شہنشاہ  
 جو شہر دین نظر ہو دنگ لک  
 اودن میں خوش خیم نہیں ہے  
 جنابش نے جلوہ دکھایا  
 مجھ بگشت آئی قدونکی ہونا ہوت  
 بر کاشا ترے دیکھا سب ان  
 بجایا گیا اندر و بلا سے  
 بعد عدل کرم کرد لکھالج

اویسیا کیسہ اپنا دیوانشی مہی کلا لاج میریک شہنشاہ  
 غنیہ ہونا روئی چہ کلا اور وال شادی ناراج  
 رہنمیں جس کا جانی ناتہ  
 ستر و کر اسیر یک نکتہ وان کا  
 سوئی بد اگھر اوکی دیکھ نام  
 چدر کو اوکی شادی کی جوتی نک  
 خدا نقش ہے جانی ناتہ  
 ہوا حاکم وہ اقلیم جان کا  
 ضعف و پاکد اسن شہنشاہ نام  
 ہوا عالم میں شہنشاہ از نام نیک  
 ماسن شہنشاہ سرگرم غنم ہر  
 تہی پرستار تاج ہر روز  
 تہی پر ہوا جوش وانی  
 سری تار و من اور شہنشاہ  
 لکھن میں سیون شہنشاہ  
 وہ چکا مثل مہر عالم افروز  
 ہوئی خرم از شہنشاہ  
 اودہ میں الیکر شہنشاہ



<p>یہ دختر کسی سے ناکو گریں          کہ از آج دیگر دو خاکو گریں          یہ جو دختر سہلای شئی نام          کہ از دل سنگی ایچو کرام          کما ناردیون خوش سیت          کہ از دست کجی کسبیت          کہ دختر نکو و اچو صاحب          یہی پرست غلو تین کیا ذکر          او سکو و نکو دست نیت ماه          قبول از دست جو واجب الغرض          تو اپنا مطلب دل امان بر آئے          پذیر میری آکشن جی عرض          بدلی گئی نناد کلی ساری</p>	<p>کہ از آج دیگر دو خاکو گریں          کہ از دل سنگی ایچو کرام          کما ناردیون خوش سیت          کہ از دست کجی کسبیت          کہ دختر نکو و اچو صاحب          یہی پرست غلو تین کیا ذکر          او سکو و نکو دست نیت ماه          قبول از دست جو واجب الغرض          تو اپنا مطلب دل امان بر آئے          پذیر میری آکشن جی عرض          بدلی گئی نناد کلی ساری</p>	<p>کہ از آج دیگر دو خاکو گریں          کہ از دل سنگی ایچو کرام          کما ناردیون خوش سیت          کہ از دست کجی کسبیت          کہ دختر نکو و اچو صاحب          یہی پرست غلو تین کیا ذکر          او سکو و نکو دست نیت ماه          قبول از دست جو واجب الغرض          تو اپنا مطلب دل امان بر آئے          پذیر میری آکشن جی عرض          بدلی گئی نناد کلی ساری</p>
---	---	---

اوپنیا چوتھا جانا شئی مٹی کا لشن لوک کو سو میر و اور سر اپنی نانا مان پرست مری اچو میری لشن کو

<p>سری سیتا براہ منی شئی          اوہر ہی ہر گاہ منی شئی          اسو افسر و سر دار آئے          ریش نم دند دار آئے          سری ہار دی شئی شئی          دم خلیک بیت جی آئے          جو ویکھا جیو پر انوار          ہرے خضد مغل نقش دیوار          و غیر ناز سے وہ پاکدامن          چلی آہستہ آہستہ فرامان          کھاوے دیکھا ہر اک شو          پیری اور غریبین مہر تو</p>	<p>سری سیتا براہ منی شئی          اوہر ہی ہر گاہ منی شئی          اسو افسر و سر دار آئے          ریش نم دند دار آئے          سری ہار دی شئی شئی          دم خلیک بیت جی آئے          جو ویکھا جیو پر انوار          ہرے خضد مغل نقش دیوار          و غیر ناز سے وہ پاکدامن          چلی آہستہ آہستہ فرامان          کھاوے دیکھا ہر اک شو          پیری اور غریبین مہر تو</p>	<p>سری سیتا براہ منی شئی          اوہر ہی ہر گاہ منی شئی          اسو افسر و سر دار آئے          ریش نم دند دار آئے          سری ہار دی شئی شئی          دم خلیک بیت جی آئے          جو ویکھا جیو پر انوار          ہرے خضد مغل نقش دیوار          و غیر ناز سے وہ پاکدامن          چلی آہستہ آہستہ فرامان          کھاوے دیکھا ہر اک شو          پیری اور غریبین مہر تو</p>
--	--	--



شونہ مار دلاوی سی زندگیا کاشا بدینیں میر پڑی گئی کلیجی تھی کبھی بچہ سنبھل کر تمنا تھی کہ دیکھو ہلو یہ ماہ مگر کوئی نہ نکستے راس آگے پہناتے ہیں پر پیر پر پیر غرض خیر نہ دیکھو یہ کیا نور لہا رہے نے یہ انداز کیسا	نگاہ نیم دلا سے ہی زندگیا رنگی اپنی قسمت گر لگی تھی رہی ساکت کتے لٹوس لکڑ بچے لے کر طلب دل جسے لڑا نورہ ماہ وغیرہ پس آئی سراپا حسن کے گلین ہر بیٹھے نظر آتا منو نکا طور رطلور جھپکنا ای سراپا ناز کیسا	ہو سب حیرت زندہ غلو شونہ سر پھل غرض بن گئی بٹھے معا طلب طوفان دھگل کر پانا کین ہلو بھی یہ محبوب بٹھے کہا راجہ نے دفتر سے کاشی بچہ نیم غور دیکھ لگی طوط تو بصد حیرت کسک کبھی وہ کہا دفتر نے لڑا نہ نکوئی پہر نے پہر یہ فرمایا بہ تکرار سیان خرم ہوں لک بشر تو نکٹ اک شان سے رزینت فرق	میں تم سے چو کہ میر پڑی گئی اکٹا پہل کر تھ خفا گئی ادھی مضمین یہ جا کر سنبھل گیا جمال لکڑ مر غروب دیکھے نہیں خفا مغل سے واگاہ پہنا لہا لگی باغ خرم تو ڈری سہی جھپک کر لگی وہ بیان لڑنے پر پیر بن گئی پہناتے دیکھ لک کو اسے گلبدن گرا ڈر ہے ہو سے پنا مبر کا وہ سیدے ہک پر طوہ برق
--	---	--	---



جانباز درو پرست ہو رنگ وہ رشتہ صورت زنا رولا ندا آئی یہ بام عرش پر بعد رز و تفاخر لیکے ساتھ چلے نامہ ہی رک چلتی پتھر خان تھامو تیر تدر کور	پہر نے پہر چو جھپکا یا بہ تکرار فلک سے پول سے چھپ گیا برایا مطلب دل شعی ختی کا ہو سب حیرت بن گیا بان بزم سے سر دک ہو چو دھکستہ رنگ بواہ کر دیکھا گل	قرب آگاہ سے وہ نکو گل ہو سب حیرت زندہ در گور یہ ہے نور مبارک بگوتی کا پریشان صورت دفتر ہوئی بزم کاشی شبنم سے پست ہیں باغ جانین گیا	سورج کی لہر لگا کر لگا وہ رشتہ صورت زنا رولا ندا آئی یہ بام عرش پر بعد رز و تفاخر لیکے ساتھ چلے نامہ ہی رک چلتی پتھر خان تھامو تیر تدر کور
---	--	---	---

<p>نہیں کہ اگر وہاں کوئی اور          غبت ہے آپکا اندیشہ          تعجب کہ نہیں اسباب          زالی شان پہلے اس حد          یہ میرا کام ہے باور کا          وہ بلا ہن میں ہی فکر کا          یہ کسی شاخ حکمت کے گھاٹ          ز کام انجام کر دینے          عیش کی عین خوشی ہو          کیا یوں کثرت درویش          حوالہ فرم کر دی وہ          سے یہاں تک پہنچ دالم          مثال اگر کسی جاگتی          چلا کر سو دشمن کو دیکھ دیا</p>	<p>جائیں کہ کوئی اور          فریب کر سے ہوا نہیں          اگر تبدیلی ہو رہا ہے          مگر میرا ان میں حد          تہیں مجھ کو قائم غور کا          کہا ہوتی ہے جی کی خوش          بدلتا جو صوبہ غور و نائل          فقط نہا ہو رہے          نہا منصفی ہے ہوش میں          پیش لے کر یہ غفبت          بہت چلو ایسے کیا خوب          ہنسنے تاریکی اللہ میں          یہ کہنا تھا کہ خلعت آگنی          کہنا سن لیکر ساک جانی لال</p>	<p>کہ مشورہ چان نام آپکا          کہ ہم جو کراست کشتی ہیں          وہ کوئی اہل فطرت اور ہوگا          بدل سکتے ہیں کشتی          بھلا ہے ہوا کی طرح          جہیز ان میں سے ہوں          سری پرست کا بی طلب آیا          تو اوجا لہتیں ہم جوتے          نہا سے نہتے ہی لہو لہا          ہوئے سو اور یہاں گم          جہیز اوس گل کی تو کا          کہیں مادہ خوشی نہ          میان نام تاریکی ہنسنے          بلائی خلعت شب ہو گئی</p>	<p>مقامات ہوا کا نام آپکا ہے          الفبت سے کیا بری ہیں          پیشا جیکے دان فی انور کا          بہت زحمت میں آج صبح          نمایاں ہیں گلاستک و پیم          کما حق ہے مگر کیا لینا          جو نادر میں نہ برانکا وہ پایا          قبول عرض سے کرتے جو انکا          عداوت کے کردل صلت اپنا          کتا جب یہ نو دہ نو گھوڑے          سراسر سے خطا تیری گنگار          دعاؤ بھجوتے ہیں سب ہم          اس صورت اندیز ہیں بے          گلا اوس جگہ نشتران</p>
--	--	---	---



<p>جانی کمال ان کے          جہیز انسانی ملک و پر          ہنسنے دعا بوسی ہیں</p>	<p>وہ کچھ غزل وں ملے          کما رو کر یافت سارا          پیش لے کر یہ غفبت</p>	<p>وہ کچھ غزل وں ملے          کما رو کر یافت سارا          پیش لے کر یہ غفبت</p>	<p>وہ کچھ غزل وں ملے          کما رو کر یافت سارا          پیش لے کر یہ غفبت</p>
--	--	--	--

دہی خندان بخشے تو بخشے	سراغ خطہ جان بخشے تو بخشے	میران بخشے نامور کی دل	میران بخشے نامور کی دل
کھٹکنا جو خار نامرادی	جناب لشن جی کو بدیاری	نہ نسل الہیہ کو کیا اہل	نہ نسل الہیہ کو کیا اہل
اوی در شکر میں	میان سہنگی ہو ہوید ا	نہین استکارا شی تہی ہو	نہین استکارا شی تہی ہو
وہ دھڑا جہ تھلا کھٹکنا	سہرست او کو گہر میں	اویکے ساتھ ہوشادی تھلا	اویکے ساتھ ہوشادی تھلا
دیادہ چٹو گھٹکنا جیسا	تہنیں ہی جل کوئی دیکھنا	بلائی فکر غم ہو ہو ہو	بلائی فکر غم ہو ہو ہو
کوئی اچس تو کھٹکنا	وہاں صد و غم دیکھنا	سہنا جا کر غم جھوٹ	سہنا جا کر غم جھوٹ
تہنیں بجلی سہنگی	ہاری طرح زفت کا غم	جناب لشن جی کو بدیاری	جناب لشن جی کو بدیاری
اویہ دھڑا جہ تھلا	کلام غم خواہی اید	جو دیکھتا مقبالہ	جو دیکھتا مقبالہ
ان پائی نو دھڑا جہ	سہی غم دیکھنا	کھٹکنا جہ نہر گھر شادی	کھٹکنا جہ نہر گھر شادی
نورن ہو کر غم جھٹکنا	لکے کر زپشا جہ	جناب بالیک اہل تو قیر	جناب بالیک اہل تو قیر
زپ دھڑا جہ	رہے محفوظ انسان	وہاں دیکھ کر باجھت	وہاں دیکھ کر باجھت
جناب لشن جی سرایہ نور	ادہیا سے پاچھوان	پنسے مایا میں گویا	پنسے مایا میں گویا

جانا کو شک نام پر میں او سکے شاگردوں کا لشن لوک میں اور مقرب ہونا جو کائناتی وجہ سے

تو یہ ہوسری ام طون ہی	عطا ہو تھو گزرت ہی	جناب بالیک جہاں	جناب بالیک جہاں
برہمن اک عقل دی ہوتا	باسم پاکہ شک شہر تہا	حق عت پیشہ دشا کو حق	حق عت پیشہ دشا کو حق
پیشہ لشن کی زلات کرنا	گوانی سے زلات کرنا	خلیق مروتیا طور و طیار	خلیق مروتیا طور و طیار
ہری زیشہ دھڑا جہ	ہریشہ کام تہا گھٹکنا	تہا اور تہا جہاں	تہا اور تہا جہاں
کوئی دیکھنا نام اکہ جہ	سرخ و عقیل اہل	کہیں گاہا شکا کو شکا	کہیں گاہا شکا کو شکا
با آید کو آگہر ہوتا	بصدور یاد بخشار ہوتا	جو دیکھتا مقبالہ	جو دیکھتا مقبالہ
یہ آتھوں لغزش شاگرد ہوتا	ہو سکے دیکھنا	زن پدکاش تہی فرخندہ	زن پدکاش تہی فرخندہ
جو تھی اس گین کو شکا	بیل تہا اہل	کے کوئی سدا وہا	کے کوئی سدا وہا
رن شہر شش دامانی	بہن شہر شش دامانی	دہ کو شک سہی	دہ کو شک سہی

آئے ہزاروں کشتیاں مکان سے وہ بھی ٹھٹھکیے آیا سندھ سے جہت کلاں جوش سائیش غری کی کرتے نہیں ہم سنا مضمون جیسا ہے لیکار لکے کا ذوق چاروں لبشششش نریس بحرالمہتا سر پر جوش وہ خمی سب کان خود بینی لایا سکے اخودہ بد آہنگ مژدور زبان تو کوا دیکھ کر حسب ڈالا شوے ملک شمال آکھو منوم جو تہی ان دیو تو نکو جا بد کی مہوین ان ان کی محاندہ آوین جیسے بیہان تب ہم تہو جود جانب نشن جی ہر شکہ بوسے عطا لکھ کوئی عقدہ صلہ ہو تیری شاگرد وانی اکر مہین سب	ہر گروہ کے انہو خصلات بصد پاس دیا پیش نکی آیا کہا کو شک نے ہنملا کر کشتیاں قدم اسے مہین ہر تو نہیں ہم تو سب جہت بجا رہا بار ہو آستون غرق در کرج کیا چاک اپنا اپنا رہ گشت سراک سے باری بری اگر لایا سراک نے کان پر گڑھ کج یہ راہ نطق میں خضر نکالا جہر پر پیکاک چمکمی دھوم ہوئی تعظیم خاطر ادا دلی رہیں بکینہ میں تیار خج میان نشن کی کاسیہ موجود وہ مضمون سری بر ہلکا کہ اور نکو بجن کا وصلہ ہو ہاری لو کہین قایم مہین سب	مکان سوس تامل میں سما تم لبشش کے جوش جوش کمان شبن اوسکان غنڈہ میشی مدح خالی سے مدح کہا تم ساسے کو شک کو گلا خیال آکا کلاب کچھ بلانڈ از مین میو مین وہی تھی شکو ذہن کو کش کے چورنے دوبارہ جب کیا اچھے احرار غرض راجہ ذی سب زلال خیال لکدن سری ہو گیا ہوئے رونق زردان دھن بک جناب بالیک نلکہ اسکا د تا سبھی گانا خانہ نکا رہے کو شک وغیرہ میں کہا کو شک سے انہو خندہ رہو ان مائی ہمراہ پاکش	وہاں جہت کا سہا نہ نور ہاری جہت میں طبع لسان یہ نسبت ملک با عالم پاک ہیں غلام مہینی پر نظر ہے ہلا ذکر فیاضی سنا د نہ پوچی کالین گانی کی آواز ایہ حمد انکا کم حمد انکا نورین کے مہر اپنے خالی کان پہونچ ہوئے ششہ آہ نورین ہار ہار نکالا شہر سے اور کئی نکال میان برہر کوئی انکو بلایا سے بکینہ میں انہو خندہ سیان مرا مہین دل شک عجب تہا نور مرعوبان کا ہوئے جہر کیا ہے گنونا نکل سہرا کے ہے پروہ لٹوا ایدیش
---	---	---	---

ادھیا چھوٹاں سراپ دینا نارو کا سری چھین جیہ اور جانا نارو کا لوک کے پاس

جناب رام پویشش اصرہری میان سچل سر مرک سیوہ خواصین دلی مہتر گل وہ کو شک نے خوش الحانی گوا	نگاہ لطف ہر مداح پری نیابشش جی تہو رقی فیض ٹہری تہین سمنوشل منور نیکلیک شروانو کو شش آیا	جناب بالیک ملحب نال رتی پر تامل کا ستارہ جما گانے کا ایسا نورین جو تہا سر میں تہا نام	دو لطف سہری کا شعل جناب چھین تہین رقی آرا کہ سب جہا نخل ہ گنو رنگ تہا تہا صاحب لکام تہا
---	---	--	--

روزنامہ پشاور اخبار سہ روزہ ۱۴ اداوانازہ ۱۴۱۱ ہجری قمریہ ۱۳۳۰ شمسی



خوشی تھی لہجہ جیکو نہایت  
ہوا ارشاد بہت جانیں جو نہ  
سچو ہم عام ہیں دیکھنا نہ بالہ  
کہ علم موسیقی میں طاق چھو  
خضر لٹ گائیں گائیں آئے  
غرض شی لہجہ جیکو غضب سے  
دعا کا ہوا شیشک ہویدا  
سری نارو نے فرمایا جو ملو  
گماشتی لہجہ نے اسی بہ نور  
کری اور سن کر گواہی توئی  
ہوئی پریشان بدو سن سنج  
سچو گائیسی بہتا ہوں چلی شاد  
ہوا تب کے گائیسی ہی اضی  
جو تم گائیسی واقف کاش چو  
کوئی یہ نفقت میں پاتا نہیں  
انوک اک برہن الا گریہ

کئے عمل مگر ادس کو نہایت  
نہ ہرگز مشینہ پائیں جہوں غیر  
سری نارو کو سکھوں کھالا  
اور سے شہرہ آفاق ہوئیں  
ہیں آنکھیں ہوں محفل میں لا  
دغا نارو دی جوش تب سے  
شکم سے لاجپتی تم ہویدا  
زمین آسمان کا نچا ٹھوٹی  
ہو فرمایا چشم در سے منظور  
میر احمد دس کی ہو آیا ہو  
تسہیں بیجا بدھ حاصل ہوا  
نہر دل ہری سب شکستہ  
نہ چا حکمو تمام اعتراضی  
میری محفل میں ظالم رہاں ہو  
یہے ارشاد ہوا آنا نہیں  
میان کو ماہ تر وائیں گریہ

جب الٹی قص کی سکھوں کی  
ہوا جیبا تناع بار پائی  
سری نارو دلے امن کشیدہ  
مقابل سے گاسکھو نہ ہوں  
کڑے ہوئی سچی ہم پائیں  
خواصوں ہمیں جی طرح کالا  
زمین پر ہیں ہنکوا و تھی  
خباں لہجہ نے زمین ناتہ  
کر ورائی قبول آرزو سے  
بہم باغ مطالب کی رہی ہو  
نہیں اضی میں جی پتیاں  
اسی گائیسی کو شکست کی  
ستار اک رسکو ٹہلا کر نہیں  
اگر جو ارشاد ہو گریہ نہیں کیا  
تو سکھو کا گانا ای نکونام  
مگر ہے کہ غالی جا ارشاد  
کہتے تھے یہ طلب آج کا

نفس خیر و کین الی الی	سود خیر و کین الی الی	وہ بیباک گناہ سے قما	سکان کو خفا سے سزا دیتا
ہم چو گشت گنہر بشر	کڑی تہمت سہا کی پور	سجوت سے تہمت چوئی درد	سختی و تہمت میں گرد گد
کمانار و کبیر سے آپ	زبہ قسمت جہان نرفت	کمانا کی شرت سے کمانا	سہا کی شرت سے کمانا
خباہت شرع نے بجا بیان	مراحوال طول اک لسان	کمانا کو کمانا بادل شاد	سہا کی شرت سے کمانا
عراق اپنا اول حال کئے	گذا ہے وہ سہا حال کو	کمانا کی شرت سے کمانا	سہا کی شرت سے کمانا
کمانا کو شرت سے کمانا	سختی و کمانا مر و گرامی	سختی و کمانا مر و گرامی	سختی و کمانا مر و گرامی
لوی شرت سے کمانا	سختی و کمانا مر و گرامی	سختی و کمانا مر و گرامی	سختی و کمانا مر و گرامی
ری مدح میں سب کو لگا	زبان پر دوسرے صفوں	زبان پر دوسرے صفوں	زبان پر دوسرے صفوں
بہمن اتفاقا دان اک آیا	کمانا کی شرت سے کمانا	کمانا کی شرت سے کمانا	کمانا کی شرت سے کمانا
خبر راجہ نے پا کر اوسکو	زبان پر دوسرے صفوں	زبان پر دوسرے صفوں	زبان پر دوسرے صفوں
مہات جہم انسانی مہم	دیا جہم کی شرت سے کمانا	دیا جہم کی شرت سے کمانا	دیا جہم کی شرت سے کمانا
کمانا کی شرت سے کمانا	خطائی و راجہ کی شرت سے کمانا	خطائی و راجہ کی شرت سے کمانا	خطائی و راجہ کی شرت سے کمانا
جو تو نے شرت سے کمانا	سختی و کمانا مر و گرامی	سختی و کمانا مر و گرامی	سختی و کمانا مر و گرامی
بر حالت ایک مدت تک	بہت جان خیرین کی شرت سے کمانا	بہت جان خیرین کی شرت سے کمانا	بہت جان خیرین کی شرت سے کمانا
سینے کا پرہیز شکل آدمی تو	بہم ہوگی وہی صورت دی	بہم ہوگی وہی صورت دی	بہم ہوگی وہی صورت دی
بہمن میں راجہ کی شرت سے کمانا	میان مر و گرامی کی شرت سے کمانا	میان مر و گرامی کی شرت سے کمانا	میان مر و گرامی کی شرت سے کمانا
روان دیکھا جو اک دریا کی شرت سے کمانا	لو کمانا کی شرت سے کمانا	لو کمانا کی شرت سے کمانا	لو کمانا کی شرت سے کمانا
سوار اوسکو لو ان نہر دیکھا	دخشان تاج زمین کی شرت سے کمانا	دخشان تاج زمین کی شرت سے کمانا	دخشان تاج زمین کی شرت سے کمانا
سندھ افق ہو تو امر خیرین	کمانا کی شرت سے کمانا	کمانا کی شرت سے کمانا	کمانا کی شرت سے کمانا
کمانا کی شرت سے کمانا	معات اب شرت سے کمانا	معات اب شرت سے کمانا	معات اب شرت سے کمانا
کمانا کی شرت سے کمانا	خوش الحالی تری شرت سے کمانا	خوش الحالی تری شرت سے کمانا	خوش الحالی تری شرت سے کمانا
غرض و سنی کوئی جگہ کی	مرا دانی برائی کی شرت سے کمانا	مرا دانی برائی کی شرت سے کمانا	مرا دانی برائی کی شرت سے کمانا

ادھیائے سہا تو ان گانا سیکھنا نارو کا الوک سے اور جانا نارو کا



مردم برین گانا چوس آن چھوڑن جسے تامل ہوتی	لوہے سے مرنے والی چٹان کے تار لے کر ان کو کھینچ کر	مالک سے چھوٹی سی بھاری کشتی کے نیچے سے گزرا	شکایت رفع ہوتی ہی بھاری کشتی کے نیچے سے گزرا
کشتی بھین چلی نہ تامل سماں خاندیہ پر بھار	ان سے تھیں مہر و گل میں لڑنے کی سی لو لگا اڑا	جودہ پر ہو گا اٹھائیں لڑا وہاں آنا اگر گانا غروب	لیکھا راہ مطلب کا نشان سکھا ونگا میں علم سنی خود
گرتیہ ایک تو ان کی دوسری شہر اندو لکے کہیں شاد	جہاں جاؤ وہاں کیو بی بی کبھی جھجھکے ہو پھوٹو یاد	غور نہ دیکھ چہ ہر اک سر کبھی بھی بڑبڑا کر لڑا گن کو	دل غول چٹنے کی کبھی ہو کہ تھی ادنی نہ تھنڈا صبا کو
عبد پر ہو چکی ہوئی کرم ادنی وہاں بھل میں گانا پڑتا تھا	ہر اک نے سری کی تعظیم کی غضب گانا بجا نہ ہوا تھا	سری ندو ہی گندہ پر لڑا ہوا ہو جب کشتی کا دھار میں تار	ہو کبھی بھلا سے جسے لڑا سکھا ونگا کو گانا زہد شوش
سری برمالی کی قلعہ کی جو نہیں ہوا یاد کی ایک کو نام	ہوئی تھوڑا سیٹا ونگی باسم جاتوئی شہر عام	کشتی کشتی نے اور کشتی جانب پر ہی لطف نشان سے	سکھا ونگا کو زمین نی بی بھار عنا دھن سے ہو موت بردار
نوش شے جاتوئی نے سکھایا خوش نادر ہو اسناد کا ل	سری نادر کا سیٹا طلب بڑا ہوئی اس فن میں استاد کامل	کشتی کشتی نے ایسی بھار رہو بھجبت دھواہ قہر	ادھیا سے آٹھوان

خراج لینا اون کا کہو ات اور استقامت محل ہوتا مند و در و زو لگا اور پیدا ہونا جانکی حکما میر

ہر اک کے جان چھینے عام کشتی سے تار اور کشتی	ہمیں بھی مدد سے تار لڑا ہزاروں سال تک کڑا تار	مراٹھ کتے ہیں آٹھ تار سری برمالی رانی نہایت	سناو اپ اور چھپس کا احوال کھا را اور کھاندا عینایت
میں کشتی کی جگہ ایسی تھی سری برمالی فرمایا کہ بہت	جہاں کشتی برابر کرم جہاں کشتی باہر ہی پت	خوشی سے ہو لڑا لڑا لڑا بچا سب کو دام مل ہے	نہ ہو چن تھلا سے صدمہ کرم ہر اک کے حق میں جہاں مل ہے
میں شہر لاک میں تاروں فر بدل مگر مگر پر چھتے غور	میں شہر لاک میں تاروں فر بدل مگر مگر پر چھتے غور	دیت ہو کشتی سے یاد دینا سے نہ دھن سے جہاں میں مل	نہ دھن سے جہاں میں مل نہ دھن سے جہاں میں مل
میں شہر لاک میں تاروں فر بدل مگر مگر پر چھتے غور	میں شہر لاک میں تاروں فر بدل مگر مگر پر چھتے غور	نہ دھن سے جہاں میں مل نہ دھن سے جہاں میں مل	نہ دھن سے جہاں میں مل نہ دھن سے جہاں میں مل



زنج او شعله با کاهد و	تو کینه چاه طول حجت گنگو	و ده کلاه کوه نشین سوس	بمخون جان کوه سوس
چو تافته سو و با جالت غیر	کما خانی نباشد و می خیر	کلا ناه غصه سپه صوت برین	کلا شلف بدین کلاه کوه
جناب الیک اهل کرامات	بیان و سینه یک طرفه زرا	بر چمن تنه کوئی سدر مایه نور	بنام نیک کرشن ترافش
و ده نیک تنه الیک استری سانه	بدل نما اعتقاد کچمن نانه	تنه تنه کی دخت او کی حیدر	و ده شکل جاب کچمن
سور صبح شیر ترسته بهرنا	و ده آواهن سی کچمن کاکوتا	پلا تانا تنی آهوا به کو هر روز	کسته شیر و شکر با هم
و دهی غون و غون شمن چینا	زبر و سی شبر اردن و چینا	کیا تم کور کون و غون لبیز	صو لک کایا لیک و غون



چو تنی هند و دی چو خواب خاص	و یاده ذلت آوازه خاص	کما زهر سوس بهر شیارینا	خبر دار ای کل بجیا
چلا بهر ده سپه جنگ آخانی	و کما سی سکو خنجرکی مغانی	مچایا عالم فلانک تک شر	آمر کو سر کو کیکر کر لیا
بهر اردن و ذوق صاحب ناز	زبر و تنی کپلا یاده جاناناز	بهری تنی بو جو سرنج سرنج	براک سی چو سرنج هم
خبر هند و دی نه جب به پالی	حیدر سهر سرنج پانک آخانی	کما سم کما کمر سرنج پانک	نهن در و سدر سنا
سجده کر زهره سربا به خوش	و دهی غون سیدو کو گئی نوش	نهال باغ مطلب نه دیار	به دی و ده حامله شک
اوهر تنه غون مظلومان و لیکر	اوهر کچمن آواهن کما شمشیر	یه کی لایق کما تاثیر آشکارا	به دی کچمن شکم بدن
بنی به صورت شعله و کچمن	چاک او شحات او سکا شل آتش	خا صمدین به سکتی نهن نهن	و ده لایق او سکتی
حکام حبایق اهن کوا آیا	بدن خوف حدک سهر سرنج	بعد سرت سرت بوان زهر چکر	سور کچمن سرنج
کیا حکمت سقا و حل آه	چیا با خاک مینا گوهر جاده	اوهر سمسک با کاه اهر ازور	و دهی نافه لایق
بنک کما بر اے قلبه رانی	کما سرتا کچمن سرتا پانی	سور و نوک قله سهر سهر	و دهی غون کچمن
بیک کور دین افست و کچمن	کیا شای کما کما کچمن	کیا کور دین افست و کچمن	و دهی غون کچمن



اوسيا کوان نکلنا رام چند کا جانکی جی کی تارا شمین و رانا ہنواں جیکا اور سہنت کرنا

ہمیشہ رام رستیا کی سیسے یاد جو ہر پہنچے کوہ و پہاڑ شان کر ایشہ آپ ہنن کیا کرتا سدا اتم پر کم خشبی پر گم ستاری شمع تلوی و عین شین	کو جس سے خاطر ناشار ہنشا ملے وان انجی نہ نون ہر اک کا مطلق اس سے براتا تمہیں سے ہین جہان کی ہر اک زلبس سرین بی سوختی ہن	سری رنگہر بس جی تلے تب قدم پر سرخ کیا یا گنی لغور یہ دنیا جہان قائم ہے شے سارا جہان اور اس کو شاد یونین شے کو گیارہ کوئی اور	سری رنگہر بس جی تلے تب زبان ح کو لی انی اطور جہاں آسمان قائم ہے شے کہا اسی انجی ست آفرین باد نواضی کو سے بی نگاہ طور
--	---	--	--

اوسيا و سوان گل نیدہنا سمندر اپار اور نالشر کا اور مارا جاناراون کا سہی ام چند ہاتھ

سری ستیا کرشم شنی اور ہی جناب ام فرخ ش کی کالی کمال سری ستیا کا ہونا بنے قایب کہ ظلم کمال سے خستہ جگر ہے جناب نام پر کچ روہ فرخوش لا کا بال ہیون تہا قوی بال سپا کی جستجو میں جا بکا نہ ادھر سے لشکر جزا رہو بچا کرا ہی دریا وہ کرتہ زبیر اسب	عطا ہوا جہاں شنی بنی ہی کہا سب انجی تہا کمال کھی سب اپنی رو داو جناب مثال طایبے بال و پر ہے چرا کر لکھے وان بر فرخوش نکالا دعت بیان بل کمال ہوا پر لشکر میون روانہ کنا تر قلم ز رخسار ہو بچا کہ پا کوہ سپاہ صفا کہ سب	جناب بالیکر گلستہ آرا اجود ہیا وہ شے دشت آنا ہما بر دلا دے جی بی کمال کہا سکر کو کو دیکھیں کہ ہم غص سکر دیو سو کہ نعل گیر دیا سکر کو کو دلا دے شہ پون ست بھی بند پار جا کر سری لہون یون فرخ ش ہے عبدیہ قلم ز رخا رہو بچا	خامین کرتہ زبیر کمال نسیم سا بے گلست آنا کہا سکر کو کار گم سے احوال رکدین غم جگر پر اسکے دم کیا بال جے کو شتہ تیر فر سے جہاں گشتا ہی پہر شل مہا لکھا جلا کر ممنون تہا شریج ہے کہ عینہ سے مرزا پار ہو جا
---	---	--	---

مکر مطلق نہ لہرایا  
وہ کہوئے تمام زمین لہرش

ہرگز پیدا نہیں ہوا

نہر ستیہ کی سی جیسا کہ کیا  
سہو کا لہا لہا نہر ستیہ

مجلس سبب بلکلیہ



چھاپا ہے نفل بعد التفرغ  
 یہ دُرُتنا جلع کے عالم ہو جاو  
 نکلتی آگ ہے پھر کون سے  
 بعد جوشِ کرم بو سرِ ابرام  
 یہ کمرِ آنکھ سے آنسو بہا  
 یہ کی بخشش بخشش کی نظر  
 چاہے ابرام نے راو کو مارا

ہوئے ہر گز ان خوشامبر  
میں سبھی خاندانوں کی چار  
عیان ہوئی ہر آنکس پرین سے  
کہ اسی لمحہ کیا اچھا نہیں کام  
دراشک لبر دیدہ سے نکالے  
ہوئی ہو لوئی ابرش ٹس سے  
بہسکین کو رہنشا راج سارا

قمر تر اور دماغ گیر لگا یہ سچ  
 رہا ہے یا لایا ہے جب  
 غرض کی دیو توں جہی سائی  
 نہیں لازم کسی کا دل چرکنا  
 بہر اماند چشم تر و یکبار  
 بند ہا پر جیب قاعدہ پل  
 جناب جانکی کو لیکے سہرا

زمین کا نپ ڈھکی کر کہا گیا  
تو طے ہوئی زمین ساں  
مساوی ملک کر گزشتہ  
زمین و تخی و با نابل و کسان  
ہوا پر موجزن رسا نثار  
سب سانی سو پاک و خیر  
چر کے آدھو باشوکت

دیپکا اربھان بیان اورن حاجی دیپ کا زبانی سری ستیا کے

زبان پر پہن کی سی تھکا کر دینا  
کہ بعد از فتح جب کہ گر کوہِ سرام  
سہلج اور ہراج کو شہرِ عثمان  
رکھوں نہ پر زبان میں لک  
مٹھا ایچہ قسم دہستم سے

طبیعت گر کلفت سحر بر ما  
 مهر واصل جابلو نقد آرام  
 جبین سر کی نظم معان  
 ستایش کی مفت کی انشائی  
 ربانی دی زمین قید الم

مہا من درج لب سے ہیں  
 رکشہ و دیوتا و شرک  
 قدم چو کر برک کو اس  
 کما راوت نفس کو کیا  
 سنی جیانی جی نے لکھا

سیان فرما میں نے کہ طرب غز  
وغیر غشوق سے تشبیہ کا  
سریت از کلام حقیر نے  
در بیت آپ چین آئندہ چہ  
قبیہ گاہ نشون یا کبار



مید و خور کو فلک سب گنجینہ تبار سب کو اندر روک اگر در پیچ ز چو نکو و بان لا کر بسلیلا کما غفل از کجای طوطا سنی حریف استان ظلم و ستم کی روایه خود سر کا دم زبیر بناب جاگی جو بیان مین اگر سوکشه خنجر و بد ذات	سر گنجینہ تبار ده شک و سر دل فرزند شک و احسن بکوار کربا بست بام خودی بر چو ملا گفته بر قمار است اور زبانی بدلت که غفل و انس و دس اگر کو شک و غفل و انس و دس ادبیا کے بار بار	رسن مری تو کو نکو باز کرد اما لا دو تو کو نکو با کے کیت سہوئی جب دیو تو نکو شرت با مناسبت چلو سہا وادو سکو مدا وون کو سہا یا تو جبا یا امان سب دیوون زبانی بار امنی و غفل و انس و دس ادبیا کے بار بار	نہین کو سپا اما لا دو تو کو نکو با کے کیت سہوئی جب دیو تو نکو شرت با مناسبت چلو سہا وادو سکو مدا وون کو سہا یا تو جبا یا امان سب دیوون زبانی بار امنی و غفل و انس و دس ادبیا کے بار بار
---	---	--	--

سری ستیا سہی کالی کی سوچ سنا جب یہ بیان مغل عش ہوئی سب نوج پناہ و تیل ہو ان زبیر چو کر جانی تار جو ہو پنے انور شک و داپن گری یک لغت پناہ و تیل منا سہ جری نے قدر بلیا ہوئی القیاد و سرائی غشی میں کسک شک پر کرم غضب کے تو نایان خدایا ہو بام فلک پر شادیا نے سہی است کما کالی کی سوچ	ہین بن اپنے مقیم کاشو جناب ام کو صاف گناہیں سب نوج بھیسکین فتیلا چلے نیک و غرض خیل خدمت کیا وون تیر جانتان ز بس تھی چھاپی مورت تر تقدس بشت و مد بلیا منا سہ کما زور آزمائی ہو غل چکپا سہرین کرم نہروون تیر کو شک و تیل لکین سب اپنے کا زبانی منا مایا کالی کی سوچ تویدی مورت علی و غفل	منا سن اپنی سب نکتہ امور یہ فرما کہ بان لشکر کشی ہو اجو رہیا کا سہی شک و تیل سری ستیا تین سہرین کرم اودہ کوک و وہین کرم نظردان کرم گبر و بدشان وفا واری تھی کیم تو وہین کیا اوستہ غصبت آشکارا جو تھی آئینہ دلبر کدورت سہرین ان سہرین تراشے ہجوم وینا سہرین سے آیا بسبب نفع کدورت کچھ آپ جو پیرا مہر مہا نے سرعام	یہ فرما تیر مری کرم کہ دور و ستر گری کرم سنگ و خود ویکہ سو گیا جلو میں افسران کرم بھیسکین غل و ناچار کرم جناب کالی جی یا ہومان ہو ان زور و مایا بر سر کہ تیر کرم سہرین کرم نہین ستیا مہا کالی کی سوچ بہاوی غل و تیل کرم قدم پر گرتی کرم میدل اپنی مورت کرم شہرے پیر کرم
---	--	--	---



رقم را این آیه است در بیشتر نہیں مکیو پو شادی ہے	یہی ہر حال ہذا و صنعت کی رنگینی کی	کیا علم سکون
سماپت	بعض صر او طبع اللسانم	بعالم و زمین تم کو دا

یہی ادبیت را این منظومہ نشی تشکر دہل و صفت نشی پو پو پو بن نشی جان سنگہ ساکن  
شعلہ فرخ آباد وادہا لکھنؤ در طبع مکرر بہند رونق طبع یافت

تایخ طبع اولاد را صاحب متناخلف لالہ پو پو متناخلف

کیا خوب چہا پو پو پو	بہ خاطر نگہ بین کو خوب	کوئی سنیں جو پو پو پو
کیا خوب کہتا لکھی یہ اردو	مقبول در عالم خوش اسلوب	لکھنؤ تاریخ اسے متنا
تایخ طبع اولاد لکھنؤ	لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف

یہ پو پو لکھنؤ مطبع عام	عمدہ ہزار در خوش اسلوب	لکھنؤ صاحب متناخلف
تایخ طبع اولاد لکھنؤ	لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف
کناز و کناز	در پو پو لکھنؤ	لکھنؤ صاحب متناخلف

تایخ طبع اولاد لکھنؤ	لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف
جوز و جوز پو پو لکھنؤ	لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف
لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف

طبع دہل و صفت نشی	لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف
تایخ طبع اولاد لکھنؤ	لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف
صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف	لکھنؤ صاحب متناخلف

شکر ہے سہری نارین جی تاکہ یہ پو پو ادبیت را این مطبع ہا دوم  
مطبع ٹریندین طبع ہو کے رونق  
بخشن جان ہوئی

130361

